محمد اقبال مجددی لاہوری

حافظ نعمت اللہ لاہوری

ہمارے محدود علم میں حافظ نعمت اللہ لاہوری کے حالات سے مطبوعہ اور متعارف کتب تاریخ اور تذکرے خالی ہیں۔ شیخ نعمت اللہ شاہ جہان کے آخری دور اور عہد عالمگیر اورنگ زیب کے علما میں سے تھے۔ حافظ صاحب لاہور کے مدرس، مصنف، قاری اور جید عالم تھے۔ اب تک آپ کی صرف ایک تصنیف "مفید القرا" دریافت ہوئی ہے۔ اور یہی اُن کے حالات کا واحد ماخذ ہے۔

نام اور آبا و اجداد

آپ کا نام نعمت اللہ اور والد کا نام رحمت اللہ تھا۔ دادا کے متعلق صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اُن کا نام "مرزا" تھا۔ "مفید القرا" میں اپنے والد اور دادا کے نام کی اس طرح صراحت کرتے ہیں:۔ احقر العباد الضعیف النحیف المفتقر الی اللہ الصمد الغنی نعمت اللہ بن رحمت اللہ بن مرزا[1]۔

مفید القرا کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پنجاب کے کسی موضع سے لاہور میں آکر "نو زمین کلالاں" میں آباد ہوئے تھے۔ دیباچہ کتاب میں لکھتے ہیں:۔

"بندۂ حقیر اضعف العباد نعمت اللہ بن رحمت اللہ لاہوری ساکن نو زمین کلالاں[2]"۔

اساتذہ

مفید القرا کے مطالعہ سے مترشح ہوتا ہے کہ شیخ نعمت اللہ نے پنجاب ہی میں علوم متداولہ کی تحصیل کی۔ کتاب کے خاتمہ میں اپنے جن اساتذہ کرام کا ذکر کیا ہے، وہ تمام پنجاب کے مدرسین میں سے تھے

۱؎ حافظ نعمت اللہ لاہوری: مفید القرا، قلمی، خاتمہ کتاب۔

۲؎ ایضاً مقدمہ کتاب

یہ تمام حضرات غیر معروف ہیں - ان کے حالات کلیتاً پردۂ اخفا میں ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ پنجاب کے چند جیّد علما کے نام محققین کے لیے محفوظ ہوگئے ہیں، ورنہ ان کے حالات تو درکنار آج ہم ان کے ناموں سے بھی واقف نہ ہوتے۔ شیخ نعمت اللہ اپنے علم قرات کے اساتذہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"احقر العباد الضعیف النحیف المفتقر الی اللہ الصمد الغنی نعمت اللہ بن رحمت اللہ بن حمزہ اکہ بخدمت مغفوری مرحومی اجود القرّاء میاں محمد حسین قاری و حافظ سعد اللہ قاری و میاں فتح محمد نواسۂ میاں نورالدین محمد قاری مدت مدید قرآن مجید خوانده و شنیده و اجازۂ تدریس از ایشاں گرفته و مولویون مذکوردن بخدمت حضرت میاں نورالدین محمد مذکور خوانده و میاں مذکور بخدمت میاں حاجی ابراہیم خوانده و ایشاں بخدمت حاجی احمد خوانده و ایشاں بخدمت حاجی محمود خوانده و ایشاں بخدمت شیخ جعفر السنهوری خوانده غفر اللہ علیهم اجمعین [1]"

لاہور میں درس و تدریس

شیخ نعمت اللہ کا لاہور میں دس سال (۱۰۵۶ھ تا ۱۰۶۶ھ) بہ حیثیت معلم طلبہ کی تربیت میں مشغول رہنے کا تاریخی ثبوت ہمارے پاس موجود ہے۔ عبداللہ خویشگی قصوری جب تقریباً ۱۲ سال کی عمر میں قصور سے لاہور میں تحصیل علم کے لیے آئے تو یہاں جن اساتذہ سے انھیں شرف تلمّذ حاصل ہوا، ان میں سے انھوں نے شیخ نعمت اللہ کا ذکر بھی کیا ہے لکھتے ہیں :-

"چوں حوادث و علائق ازیں انیست مانع می شد ند از والد رخصت گرفته بلاہور رفتم و بملازمت علمائے وقت و اساتذۂ عصر کہ میاں محمد صادق بود و محمد سعید (و) شیخ نعمت اللہ کتب تحصیل را تلمّذ نمودم [2]"

---

[1] خاتمہ مفید القراء قلمی

[2] عبداللہ خویشگی قصوری : اخبار الاولیا من لسان الاصفیا، ورق ۲۷۷ ب ۲۷۸ قلمی نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، اوٹو گراف مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب - (باقی بر صفحہ ۲۰)

عبداللہ خویشگی ۱۰۴۳ھ میں پیدا ہوئے۔ تیرہ سال کی عمر میں یعنی ۱۰۵۶ھ میں تحصیل علم کے لیے لاہور آئے اور تیئیس سال کی عمر میں یعنی ۱۰۶۶ میں فارغ التحصیل ہوئے۔ اس دس سال کے عرصہ میں وہ شیخ نعمت اللہ لاہوری سے بھی اکتساب علم کرتے رہے۔ عبداللہ خویشگی قصوری کے ورود لاہور اور تحصیل علم وغیرہ کی تمام تر معلومات راقم احقر کی زیر طبع کتاب "احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری" سے ملخصاً ماخوذ ہیں۔

شیخ نعمت اللہ لاہوری کا حضرت مجدد الف ثانی کے خلاف فتویٰ

یہ تعجب خیز امر تو ہے کہ شیخ نعمت اللہ لاہوری جیسے زیرک اور جیّد عالم نے حضرت سیدنا شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ کی تکفیر میں فتویٰ دے دیا۔ مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مفتی فتوے کی نوعیت اور سیاق و سباق سے بے پروا ہو کر استفتا کی عبارت کے مدنظر دیگر مفتیوں کی تقلید میں فتوے پر اپنی مہر تصدیق ثبت کر دیتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شیخ نعمت اللہ لاہوری کے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آیا۔ اور یہ ممکن ہے کہ عبداللہ خویشگی قصوری مذکور کے جو حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مخالفین میں سے تھے اور شیخ نعمت اللہ کے شاگرد رہ چکے تھے اکسانے پر فتویٰ پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہو۔ کیونکہ یہ فتویٰ ہم تک صرف عبداللہ خویشگی کے ذریعہ ہی پہنچا ہے۔

بہر حال شیخ نعمت اللہ لاہوری کی زندگی کا یہ ایک افسوسناک واقعہ ہے۔ اس فتویٰ پر انھوں نے جو مہر ثبت کی ہے اس میں اپنے نام کے ساتھ "حافظ" کا اضافہ کیا ہے۔ یہ فتویٰ قبل ۱۰۹۰ھ کا ہے۔ شیخ نعمت اللہ نے اپنی مہر لگانے سے قبل یہ الفاظ لکھے ہیں:-

"من اعتقد بما ذکر فقد کفر" کتبہ حافظ نعمت اللہ لاہوری[1]۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹) عبداللہ خویشگی قصوری کثیر التصانیف مصنف تھے۔ ان کی پچاس تصانیف کا راقم احقر کو علم ہے۔ ڈاکٹر ایس ایم اکرام نے رود کوثر (ص ۱۰۲ جدید ایڈیشن میں) اخبار الاولیا مذکور کو غلطی سے عبدالقادر خویشگی کی تصنیف لکھ دیا ہے۔ حالانکہ یہ عبداللہ خویشگی کی تصنیف ہے۔ عبدالقادر خویشگی تو عبداللہ خویشگی کے والد کا نام ہے۔ خود عبداللہ خویشگی نے اپنی دوسری معروف کتاب معارج الولایت میں کئی مقامات پر اخبار الاولیا کو اپنی تصنیف بتایا ہے۔

[1] عبداللہ خویشگی قصوری: معارج الولایت ورق ۱۰۲ قلمی

صاحب ترجمہ شیخ نعمت اللہ لاہوری اور اس فتوے میں مشمولہ حافظ نعمت اللہ لاہوری کے ایک ہی شخصیت ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ یہ فتویٰ ۱۰۹۰ ھ سے قبل لکھا گیا اور یہ انھیں کا زمانۂ حیات ہے۔

مفید القرّاء

اب تک راقم الحروف کو حافظ نعمت اللہ لاہوری کی فقط ایک ہی تصنیف "مفید القرّاء" کا علم ہو سکا ہے۔ یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے علمِ قرأت سے متعلق ہے اور اورنگ زیب عالم گیر (۱۰۶۷ھ - ۱۱۱۸ھ) کے عہد میں تصنیف ہوئی ہے۔ طرزِ نگارش اور اسلوبِ بیان مصنف کے پنجابی نژاد ہونے کی غمازی کرتا ہے۔ کتاب کی زبان سلیس فارسی ہے۔ قرّا یعنی قاریوں کی سہولت کے پیشِ نظر قواعد کو فارسی اشعار میں نظم کیا گیا ہے تاکہ ایک قرأت کا طالب علم بآسانی ان قواعد کو حفظ کر سکے۔ کتاب میں جابجا فارسی اشعار پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ مصنف نے وضاحت نہیں کی کہ یہ اشعار ان کی اپنی تصنیف ہیں، تاہم مصنف کے اندازِ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کبھار شعر بھی کہتے ہوں گے۔ کتاب کا آغاز ان اشعار سے ہوتا ہے۔

من بغیرِ تو نہ بینم در جہاں　　قادرا پروردگار جاودان

من ترا دانم ترا دانم ترا　　خود ترا کی غیر باشد ای خدا

چوں بجز تو نیست در ہر دو جہاں　　لاجرم غیری نباشد در جہاں

حمد و ثنا بے عدد مر حضرت رب العالمین کہ انعام او عالم ست..... الخ

خاتمۂ کتاب

امّا تصنیف کہ باعتبار حروف است آن اوّل قرآن مجید تا ولیتلطف تا در نصف اوّل است و لام در نصف آخر است در سورۃ کہف۔

اپنے نام اور کتاب کے نام اور موضوعِ کتاب کا ذکر اس طرح کرتے ہیں: "میگوید بندۂ حقیر اضعف العباد نعمت اللہ بن رحمت اللہ لاہوری ساکن نو زمین کالاں محتاج الی اللہ القوی المتین تالیف رسالہ در بیان مخارج حروف و قواعد قرآن کہ ہر قاری را باید دانست و یاد باید داشت بنا براں بقدر وسع امکان اوراق چند در بیان علم تجوید نوشتہ شد ..... نامیدم ایں رسالہ را "مفید القرّاء"..... الخ

عہدِ تصنیف۔ در دورِ معظم و مکرم ابو المظفر شہاب الدین محمد صاحب قران ثانی محی الدین اورنگزیب بہادر عالی خلد اللہ تعالیٰ ملکہ وسلطنتہ، وافاض علی العالمین برہٗ واحسانہٗ۔

محتویاتِ رسالہ۔ ایں رسالہ منقسم گردانیدم بہ چہاردہ باب۔ واللہ الموفق المعین۔

باب اول در بیان اسامی قراء و راویان مع شہرہا و رموزہا۔

باب دوم۔ در بیان استعاذہ۔ باب سوم در بیان بسملہ۔ باب چہارم در بیان مخارج حروف۔ باب پنجم۔ در بیان صفات حروف۔ باب ششم۔ در بیان نون ساکن و تنوین۔ باب ہفتم۔ در بیان اخفا و ادغام۔ باب ہشتم۔ در بیان تفخیم و ترقیق را۔ باب نہم۔ در بیان مد و قصر۔ باب دہم۔ در بیان ہا۔ کنایہ۔ باب یازدہم۔ در بیان وقف۔ باب دوازدہم۔ در بیان معانقہ۔ باب سیزدہم۔ در بیان وقف غفران وغیرہ۔ باب چہاردہم۔ در بیان رسم الخط۔

مفید القراء کے خطی نسخے۔ اب تک اس کتاب کے صرف دو قلمی نسخوں کا راقم الحروف کو علم ہے۔ ایک نسخہ انڈیا آفس لنڈن نمبر ۲۷۰۵ ہے۔ دوسرا قلمی نسخہ راقم احقر کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے جو ۱۱۸۸ کا مکتوبہ ہے۔ اوراق ۴۲ سطر ۲۷۔ تقطیع ۸ ۹″×۶″ بخطِ نستعلیق و نسخ۔

سالِ وفات

حافظ نعمت اللہ لاہوری کا سالِ وفات ہنوز معلوم نہیں ہو سکا۔ شاہ جہاں کے عہد میں ۱۰۵۶ھ تا ۱۰۶۶ھ دس سال ان کا لاہور میں مدرس کی حیثیت سے رہنے کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ پھر ۱۰۹۰ھ کے قریب وہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلاف فتوی میں شریک نظر آتے ہیں۔ گویا ان کا زمانۂ حیات مذکورہ سنین کی موجودگی میں قبل ۱۰۵۶ھ تا بعد ۱۰۹۰ھ متحقق ہے۔

ماخذ مقالہ ہذا

۱۔ عبداللہ خویشگی قصوری: اخبار الاولیا من لسان الاصفیا ۱۰۷۷ھ اردو ترجمہ مخزونہ کتب خانہ دانش گاہ پنجاب۔

۲۔ عبداللہ خویشگی قصوری: معارج الولایت ۱۰۹۶ھ مکتوبہ ۱۱۱۱ھ قلمی نسخہ ذخیرۂ آذر کتب خانہ دانش گاہ پنجاب

۳۔ حافظ نعمت اللہ لاہوری: مفید القراء مکتوبہ ۱۱۸۸ھ قلمی نسخہ مملوکہ راقم الحروف

۴۔ محمد اقبال مجددی (راقم احقر) "احوال و آثار عبداللہ خویشگی قصوری" زیر طبع۔